

6 بیرونی شعبہ

6.1 عمومی جائزہ

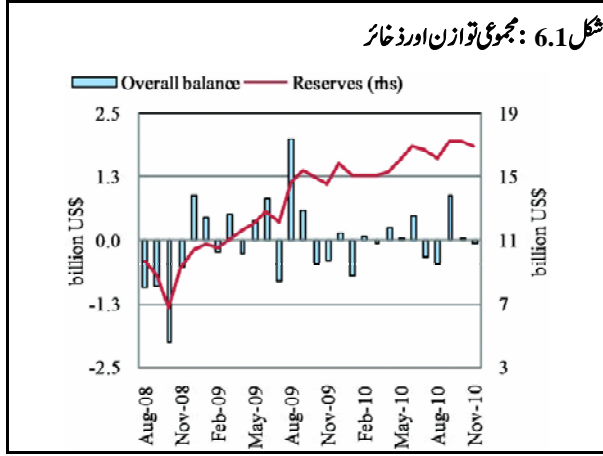
جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ (جولائی تا نومبر) ارب ڈالر			
میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	
-0.50	-1.82	-7.24	جاری حسابات
-4.53	-4.74	-7.05	تجارتی توازن
9.03	7.70	8.65	برآمدات
13.56	12.44	15.71	درآمدات
4.03	2.91	-0.19	نادیدہ توازن
4.43	3.83	2.97	ترسیلات
0.51	2.24	1.84	سرمایہ اور مالی کھاتہ
0.57	0.73	1.62	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
0.17	0.30	-0.18	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
-0.27	1.17	0.37	دیگر سرمایہ کاری (خالص)
جس میں			
-0.04	0.42	-0.01	سرکاری شعبے کے قرضے (خالص)
0.06	-0.01	0.10	غنی شعبے کے قرضے (خالص)
0.10	0.53	-0.23	اعطائے اور بھول چوک
0.11	0.94	-5.63	مجموعی توازن
یادداشتیں			
16.93	14.52	9.27	بیرونی ذخائر (آخر مدت)
85.77	83.56	78.78	شرح مبادلہ (آخر مدت)

جولائی تا نومبر میں 11ء کے دوران جاری حسابات میں سال بسال نمایاں بہتری آئی جس کی وجوہات میں کارکنوں کی مستحکم ترسیلات اور برآمدات میں عمدہ نمو کے علاوہ سیلاب متاثرین کی امداد کے لیے سرکاری و نجی ذرائع سے رقم کی آمد شامل ہیں۔ تاہم سرمایہ اور مالی کھاتے کی فاضل رقم میں نمایاں کمی نے مجموعی بیرونی کھاتے پر اس بہتری کے اثرات کو ماند کر دیا (دیکھئے جدول 6.1)۔

مجموعی بیرونی کھاتے میں گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں اگرچہ بگاڑ آیا تاہم اس میں بدستور فاضل رقم رہی۔ نتیجتاً پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر نومبر 2010ء کے اختتام پر 16.9 ارب ڈالر تک جا پہنچے (دیکھئے شکل 6.1)۔ اس سے شرح مبادلہ کو نسبتاً مستحکم رکھنے میں بھی مدد ملی جو کہ گزشتہ سال جولائی تا نومبر عرصے میں 2.6 فیصد کمی کے مقابلے میں اس سال صرف 0.35 فیصد کم ہوا۔ خدشہ ہے کہ جاری حسابات کے خسارے کا سکڑاؤ برقرار نہیں رہ سکے گا،

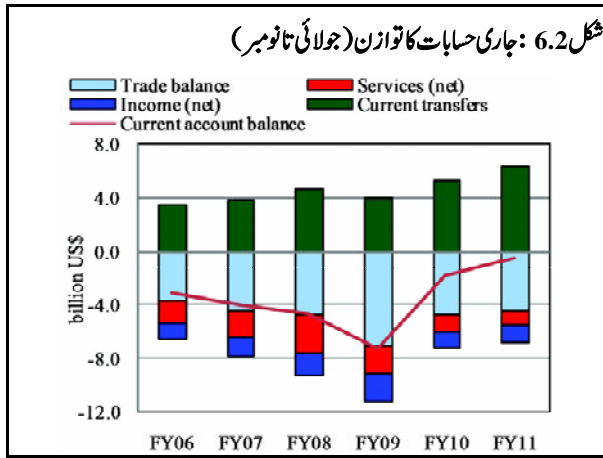
اس کی وجوہات یہ ہیں: (1) شکر، پام آئل، ٹیکسٹائل مشینری، دالیں، اور خام کپاس کی درآمد بڑھنے کا امکان ہے، (2) برآمدی نمویں کی آسکتی ہے کیونکہ قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی برآمد میں جو طاقور نمو حاصل ہوئی تھی وہ بنیادی اجناس (چاول، خام کپاس، پھل، اور سبزیوں) کے علاوہ سیمنٹ، گوشت اور گوشت کی مصنوعات، اور ادویات کی کم برآمد سے کسی حد تک زائل ہو سکتی ہے، (3) تعمیراتی سرگرمیاں سست پڑنے سے جاری منتقلیوں کی رفتار بھی تھم سکتی ہے۔

مالی کھاتے کی گھٹتی ہوئی فاضل رقم کے باعث مجموعی بیرونی کھاتہ، جاری حسابات کے معتدل خسارے کے باوجود بدستور دباؤ میں رہنے کا امکان



ہے۔ چونکہ عالمی اقتصادی بحالی میں سست رفتاری متوقع ہے اور ملک کی ریاستی کریڈٹ ریٹنگ بیرونی سرمایہ کاری میں نمایاں اضافے کے امکانات بھی معدوم ہیں۔ نیز اگر آئی ایم ایف کا ایس بی اے خطرے میں پڑا اور ساختی اصلاحات کو مزید مؤخر کیا گیا تو ملک میں قرضے کی قوم کی آمد دشوار ہو جائے گی۔

دنیا کے مختلف ملکوں نے مالیاتی مہمیز کے جوہر پیش دیے ہیں ان کے نتیجے میں عالمی معیشت میں خاصی سیالیت آگئی ہے چنانچہ اگر اقتصادی اور سیاسی مسائل پر فوری قابو پایا جائے تو بیرونی سرمائے کو راغب کرنے کے متعدد مواقع پاکستان میں موجود ہیں۔



6.2 جاری حسابات کا توازن
جولائی تا نومبر 11ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں 72.3 فیصد کی تیز رفتار تخفیف ہوئی (دیکھئے شکل 6.2) جو تجارتی اور خدمات کے کھاتوں کے علاوہ جاری منتقلیوں کا مشترکہ نتیجہ تھی۔ برآمدات میں عمدہ نمو، کارکنوں کی ریکارڈ ترسیلات، اور سیلاب زدگان کے لیے سرکاری ونچی گرانٹس نے اس بہتری میں اپنا اپنا حصہ ڈالا۔

6.2.1 تجارتی کھاتہ¹

جولائی تا نومبر 11ء کے دوران تجارتی خسارے میں 4.4 فیصد کی آئی جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 32.9 فیصد کی آئی تھی۔ تجارتی کھاتے میں حالیہ بہتری کی وجہ 9.1 فیصد درآمدی نمو کے مقابلے میں 17.3 فیصد برآمدی نمو ہے۔ برآمدی نمو وسیع البنیاد ہے، خاص طور پر ٹیکسٹائل کی برآمد 18.8 فیصد اور پیٹرولیم کی 40.8 فیصد بڑھی جو کہ حجم اور کائی قیمت کے زیادہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ دوسری طرف درآمدی نمو میں غذائی اشیاء اور ٹیکسٹائل گروپ کی بلند درآمدات کا فرما ہیں۔

¹ یہ سیکشن اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ ایچ بی آر پر مبنی ہے جو وفاقی ادارہ شماریات کے مرتب کردہ کسٹم ڈیٹا سے مطابقت نہیں رکھتا۔ تجارتی کھاتے کے تفصیلی تجزیے کے لیے براہ مہربانی سیکشن 6.7 ملاحظہ کیجئے۔

جدول 6.2: خدمات کا کھاتہ (خالص) جولائی تا نومبر ملین ڈالر			
تبدیلی	م 11ء	م 10ء	مجموعی خدمات
233	-1025	-1258	نقل و حمل
-105	-996	-891	سفر
-7	-282	-275	دیگر تجارتی خدمات
110	-166	-276	سرکاری خدمات
294	479	185	دیگر خدمات
-58	-60	-2	

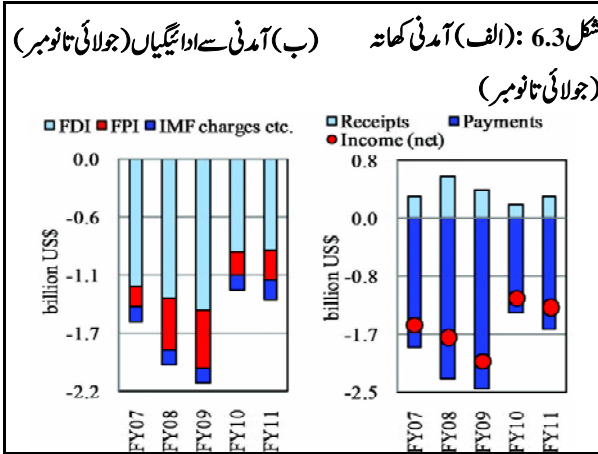
6.2.2 خدمات (خالص)

جولائی تا نومبر م 11ء کے دوران خدمات کی تجارت کا خسارہ 18.5 فیصد سکڑ گیا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 40 فیصد کی آئی تھی۔ خدمات کی برآمد میں 20.8 فیصد نمو حالیہ بہتری کی بنیادی وجہ ہے۔

خدمات کی برآمد میں 295 ملین ڈالر معقول اضافے کا بنیادی سبب لاجسٹک سپورٹ فنڈ کے تحت

سرکاری خدمات کی برآمد اور ان بین الاقوامی تنظیموں اور منسلک دفاتر کو موصولہ زائد رقوم ہیں جو سیلاب زدگان کی امدادی سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ ادھر خدمات کی درآمد میں 3.3 فیصد نمو بلند بار برداری اخراجات کا نتیجہ ہے جس کا تعلق بڑھتے ہوئے درآمدی بل اور حج کے اخراجات کی بنا پر سفری اخراجات بڑھنے سے ہے (دیکھئے جدول 6.2)۔

6.2.3 آمدنی کھاتہ

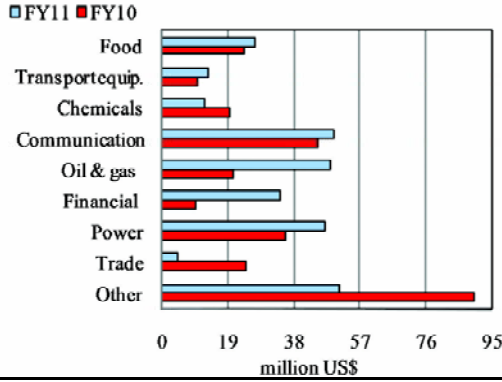


آمدنی کھاتے کا خسارہ جولائی تا نومبر م 11ء کے دوران 10.5 فیصد بڑھ گیا جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 43.1 فیصد کم ہوا تھا (دیکھئے شکل 6.3)۔ خسارے میں حالیہ توسیع ادائیگیاں بڑھنے سے ہوئی جن میں بڑا حصہ طویل مدتی سرکاری قرضوں پر سودی ادائیگیوں اور آئی ایم ایف کے چارجز کا تھا جنہوں نے زیر جائزہ عرصے میں منافع اور منافع منقسمہ کی کم ادائیگیوں اور یورو بانڈ پر کم سودی ادائیگیوں کے اثرات کو بھی زائل کر دیا۔

جہاں تک سرمایہ کاری آمدنی کا تعلق ہے، جولائی تا نومبر م 11ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری کی ادائیگی 76 ملین ڈالر بڑھ گئی جس نے زیر جائزہ عرصے میں براہ راست سرمایہ کاری آمدنی میں 23 ملین ڈالر کمی کی تلافی کر دی۔ براہ راست سرمایہ کاری آمدنی میں منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ کے تحت رقوم کے اخراج میں کوئی نمایاں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمپنیاں پاکستان میں اپنا کاروبار پھیلانے میں متذبذب ہیں کیونکہ م 11ء کے ابتدائی چار ماہ میں براہ راست سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ نو سرمایہ کاری آمدنی بھی خاصی گر گئی۔

منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ کے معاملے میں سب سے زیادہ رقم شعبہ مواصلات سے بھیجی گئی جس سے ٹیلی مواصلات کمپنیوں کے بلند منافع کا

شکل 6.4: منافع اور منافع منقسمہ کی شعبہ وار ترسیل (جولائی تا نومبر)



اظہار ہوتا ہے۔ تیل و گیس، بجلی، اور مالی کاروبار کے شعبے اس کے بعد آتے ہیں (دیکھئے شکل 6.4)۔ جولائی تا نومبر س 11ء کے دوران کیمیکلز، اور تجارتی شعبوں کے منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ میں کمی دیکھی گئی۔

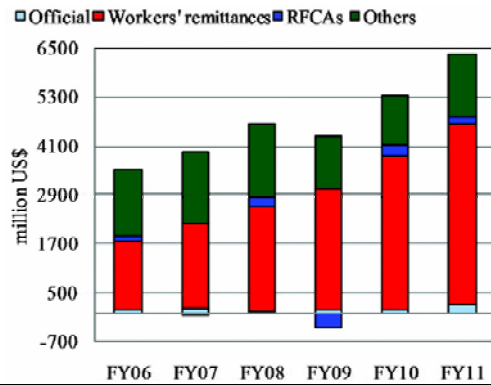
6.2.4 جاری منتقلیاں

کارکنوں کی ریکارڈ ترسیلات اور سرکاری منتقلیوں میں نمایاں رقوم کے باعث جاری منتقلیوں میں پچھلے سال کے مقابلے میں م س 11ء کے زیر جائزہ عرصے کے دوران 18.7 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.5)۔ یہ نمو خوش آئند ہے کیونکہ ایک تو گذشتہ سال کی رقوم یعنی موازنے کی بنیاد خاصی زائد تھی، دوسرے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں بھی نمایاں کمی آئی تھی۔

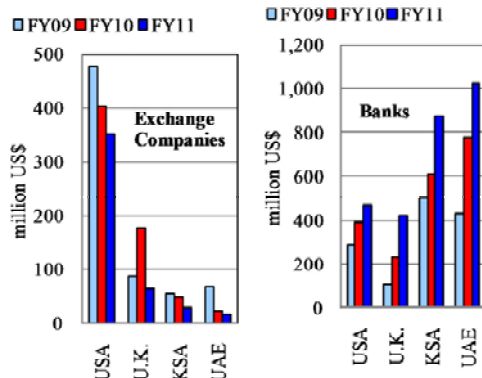
کارکنوں کی ترسیلات

جولائی تا نومبر س 11ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں 15.6 فیصد کی عمدہ نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں 29.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ترسیلات میں حالیہ اضافے کی یہ وجوہات ممکن ہیں: (الف) حکومت اور اسٹیٹ بینک نے کوششیں کی ہیں کہ ترسیلات بینکوں کے ذریعے آئیں، (ب) عید کے تہوار کے باعث ترسیلات میں موبی اضافہ ہوا، اور (ج) سیلاب زدگان کی مدد کے لیے پاکستانی تارکین نے زیادہ رقوم بھیجوائیں۔ تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ تمام روایتی ممالک سے ترسیلات میں بذریعہ بینک اضافہ ہوا۔ م س 09ء سے عرب امارات سے بلند ترین ترسیلات مل رہی ہیں، جو پہلے امریکہ سے آتی تھیں (دیکھئے شکل 6.6)۔ سعودی

شکل 6.5: جاری منتقلیوں کے اجزا (جولائی تا نومبر)



شکل 6.6: کارکنوں کی ترسیلات، ملک وار (جولائی تا نومبر)

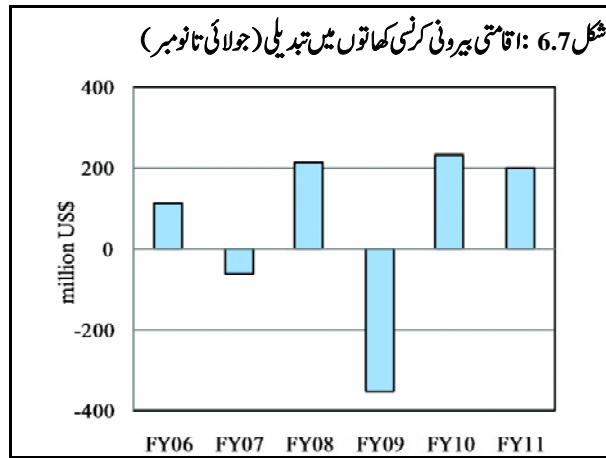


عرب سے بھی ترسیلات بڑھ رہی ہیں جس کی ممکنہ وجہ یہ ہے کہ سعودی حکومت نے بعض انتظامی مسائل کے سبب بنگلہ دیشی مزدوروں پر پابندی لگا دی ہے جس کے بعد پاکستانی مزدوروں کی طلب بڑھ گئی ہے۔² اس کے علاوہ پاکستان کو ترسیلات میں اضافے کا باعث بننے والی دیگر چیزوں میں پی آر آئی کے تحت اقدامات مثلاً حال میں متعارف کرائی گئی ایکسپریس منی، بین الینک رقم منتقلی کی سہولت کی شکل میں ترغیبات، اور حبیب بینک کا دہی میں ترسیلات کے لیے خصوصی وقت مختص کرنا بھی شامل ہے (دیکھئے باکس 6.1)۔

باکس 6.1: کارکنوں کی ترسیلات بڑھانے کے نئے اقدامات

ترسیلات کی آمد پر اثر انداز ہونے والا ایک اہم عامل اس کی وصولی کا قابل پیش گوئی ہونا ہے۔ حال میں ایسے کئی اقدامات کیے گئے ہیں جن کا مقصد رقم کی وصولی کے معاملے میں ترسیلات کو زیادہ یقینی بنانا ہے۔ چند اقدامات یہ ہیں:

- 1۔ ایکسپریس منی: اس اقدام کے تحت (i) ارسال کنندہ اور وصول کنندہ دونوں سے کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا، (ii) وصول کنندہ کاؤنٹر سے بھی ترسیلات حاصل کر سکتا ہے اور وہ چاہے تو ترسیلات اس کے کھاتے میں جمع کی جاسکتی ہے خواہ ارسال کنندہ نے نقد رقم بھجوائی ہو۔
- 2۔ ٹیلی نار پاکستان کی ایزی پیسہ: کمپنی نے ”ایکسپریس منی، برطانیہ“ کے اشتراک سے قوم کی بین الاقوامی منتقلی کا آغاز کر کے اپنی موبائل منی سروس کو توسیع دی ہے۔ ارسال کنندہ بیرون ملک سے، ایکسپریس منی کے نمائندوں کے وسیع نیٹ ورک کے ذریعے رقم منتقل کر سکتا ہے، یہ نمائندے عرب امارات، سعودی عرب، اور برطانیہ سمیت 80 سے زائد ملکوں میں موجود ہیں۔ ”ایزی پیسہ“ کا صارف ٹیلی نار کے کسی بھی سروس سینٹر پر جا کر رقم وصول کر سکتا ہے۔ ارسال کنندہ ”ایکسپریس منی“ کی کسی بھی شاخ سے اپنی رقم بھجوا سکتا ہے۔ یہ خدمات حاصل کرنے کے لیے ”ایزی پیسہ“ یا ”ایکسپریس منی“ میں اکاؤنٹ ہونا ضروری نہیں۔
- 3۔ رقم کی بین الینک منتقلی کی سہولت (آئی بی ایف ٹی): اس اقدام سے رقم کسی تیسرے فریق کو بھجوانا آسان ہو گیا ہے۔



اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے جولائی تا نومبر 11ء کے دوران تجارتی سرگرمیوں سے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں 199 ملین ڈالر کی رقم آئیں (دیکھئے شکل 6.7)۔ تاہم یہ رقم گذشتہ سال کے اسی عرصے کی رقم سے خاصی کم رہیں، اس کی ممکنہ وجہ شرح مبادلہ میں نسبتاً استحکام رہنا اور بیرونی کرنسی کھاتوں پر بہ وزن اوسط شرح سود گرنا ہے³ جس کے سبب بیرونی کرنسی کے کھاتیداروں کے لیے اپنا ڈالر اکاؤنٹ برقرار رکھنا پرکشش نہیں رہا۔

6.3 مالی کھاتے کا توازن

جولائی تا نومبر 11ء کے دوران مالی کھاتہ گذشتہ سال کے برعکس خرابی سے دوچار رہا۔ اس عرصے میں مالی کھاتے کی فاضل رقم 2150 ملین ڈالر سے کم ہو کر 462 ملین ڈالر رہ گئی۔ اس نمایاں تخفیف میں اہم کردار دیگر سرمایہ کاریوں میں تیز رفتاری کا تھا حالانکہ آئی ایم ایف سے 453 ملین ڈالر کا

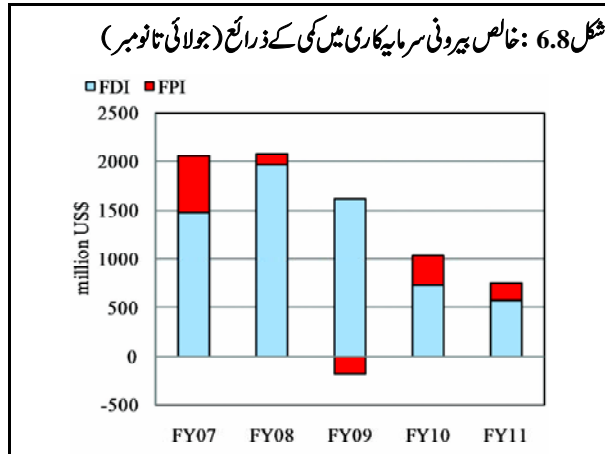
² شواہد کے مطابق سعودی عرب نے بعض انتظامی وجوہ سے تعمیراتی اور زرعی شعبوں میں بنگلہ دیشی کارکنوں پر تھید عائد کی۔ یہ تھید 2008ء میں اس لیے لگائی گئی تھی کہ بنگلہ دیشی کارکنوں کی تعداد کو ٹے ڈیڑھ ملین سے بڑھ گئی تھی۔ اب پاکستانی کارکنوں کو اس سے فائدہ ہو رہا ہے کیونکہ ان کی طلب بڑھ گئی ہے۔

³ بیرونی کرنسی اکاؤنٹ پر بہ وزن اوسط شرح سود ستمبر 2009ء میں 1.28 فیصد تھی جو ستمبر 2010ء میں بتدریج گر کر 0.97 فیصد رہ گئی۔

جدول 6.3: مالی کھاتے کے توازن کے اجزاء (جولائی تا نومبر) ملین ڈالر				
م 11ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
462	2150	1796	4270	مالی کھاتہ
574	731	1621	1969	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
173	301	-182	102	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
-270	1172	365	2209	دیگر سرمایہ کاری
جس میں				
-26	383	93	780	قرضے
0	1280	0	0	ایس ڈی آر کا اختصا

ہنگامی قرضہ ملا۔ دیگر سرمایہ کاریوں میں یہ کمی اس لیے بھی متوقع تھی کہ گذشتہ سال اس مد میں اضافہ ایس ڈی آر کے اختصا اور آئی ایم ایف سے برج مالکاری کی بنا پر ہوا تھا۔ مالی کھاتے کے دیگر دو اجزاء میں بھی بدستور کمی آئی: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں گذشتہ دو برس کا رجحان یعنی کمی کا تسلسل جاری رہا، جبکہ جزدانی سرمایہ کاری میں تخفیف کا سبب ایکویٹی میں کم سرمایہ کاری اور قرضہ تمسکات سے رقوم کا اخراج تھا (دیکھئے جدول 6.3)۔

6.3.1 خالص بیرونی سرمایہ کاری

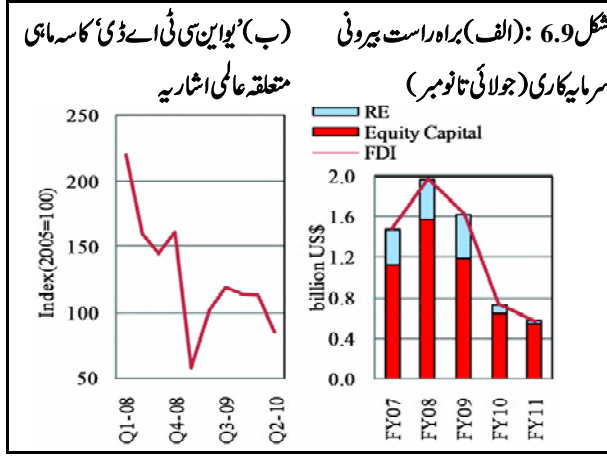


ملک میں خالص بیرونی سرمایہ کاری کی آمد جولائی تا نومبر م 11ء کے دوران بدامنی، سیاسی بے یقینی، توانائی کا بحران، اور گردش قرضے جیسے عوامل کے سبب کم ہوئی، چنانچہ خالص بیرونی سرمایہ کاری مسلسل تیسرے سال بھی گرتی رہی۔ یہ کمی وسیع البینا تھی، زیر جائزہ عرصے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری دونوں میں کمی آئی (دیکھئے شکل 6.8)۔ اگرچہ یہ امید پائی جاتی تھی کہ بین الاقوامی مالی منڈی میں بتدریج بہتری سے خالص بیرونی سرمایہ کاری بھی بہتر ہو جائے گی تاہم غیر مستحکم ملکی صورتحال اور سیلاب کے بعد اقتصادی منظر نامہ بدلنے سے پاکستان سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش نہ رہا۔

6.3.2 براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

گذشتہ سال کی طرح م 11ء کے جولائی تا نومبر کے دوران بھی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری دباؤ میں رہی اور زیر جائزہ عرصے میں 157 ملین ڈالر کم ہو گئی۔ اس کی وجہ ایکویٹی سرمایہ اور نو سرمایہ کاری آمدنی دونوں میں کمی تھی، تاہم ایکویٹی سرمایہ میں کمی بڑی (64 فیصد) وجہ تھی۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں متواتر کمی کا تعلق ملکی اور بین الاقوامی دونوں حالات سے ہے۔ عالمی سطح پر 2009ء کی دوسری ششماہی میں معمولی سی بحالی کے بعد م 10ء کی چوتھی سہ ماہی میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری تیزی سے گری۔ اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت و ترقی کے ایف ڈی



آئی عالمی سرمایہ اشاریے نے بھی اس کی نشان دہی کی ہے (دیکھئے شکل 6.9 ب)۔⁴ اس کی بنیادی وجہ نو سرمایہ کاری آمدنیوں اور کمپنیوں کے مابین قرضوں کا گرتا تھا۔ ایسا اس وقت ہوا جب سرپرست اداروں نے نو سرمایہ کاری کے بجائے اپنے پیشتر منافع کی ترسیل کردی اور اپنی ہیلنس شیٹ مستحکم کرنے کے لیے منسلک اداروں کو دیے گئے قرضے واپس لے لیے۔⁵ یہ صورتحال ترقی پذیر ملکوں کے مقابلے میں ترقی یافتہ ملکوں میں نمایاں تھی، ترقی پذیر ملکوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تخفیف نسبتاً

کم ہوئی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی حرکیات ترقی یافتہ ملکوں سے مختلف ہونے کی بنا پر پاکستان میں اس میں کمی کی وجوہات بھی مختلف ہیں اور مئی 11ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی کارخان برقرار رہا (دیکھئے شکل 6.9 الف)۔ پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کرنے کی وجوہات کمزور اقتصادی نمو، سیاسی بے یقینی، بد امنی، گردش قرضے اور توانائی کا بحران ہیں۔ بعد ازیں اب اقتصادی صورتحال اس پر متاثر ہے۔ ان حالات میں سرمایہ کاری یہاں آنے سے متذبذب ہیں چنانچہ زیر جائزہ عرصے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری نمایاں طور پر گری۔

شعبہ دار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ ٹیلی مواصلات، سینٹ، اور مالی کاروبار میں سال بسال اضافہ ہوا تاہم تیل و گیس کی تلاش، کیمیکلز، پیٹرولیم کی صفائی اور بجلی کے گروپوں میں کم سرمایہ کاری نے اضافے کے اثرات زائل کر دیے (دیکھئے جدول 6.4)۔

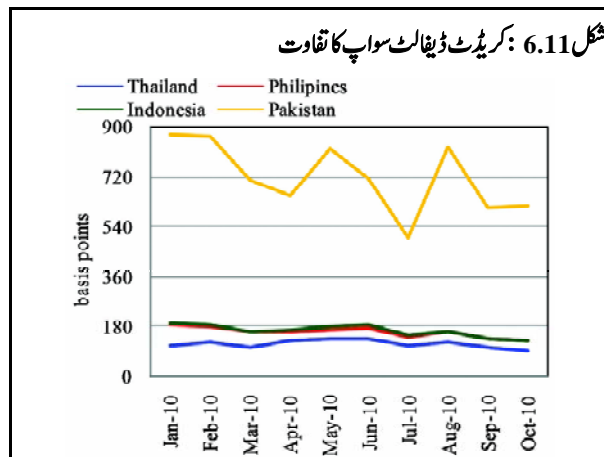
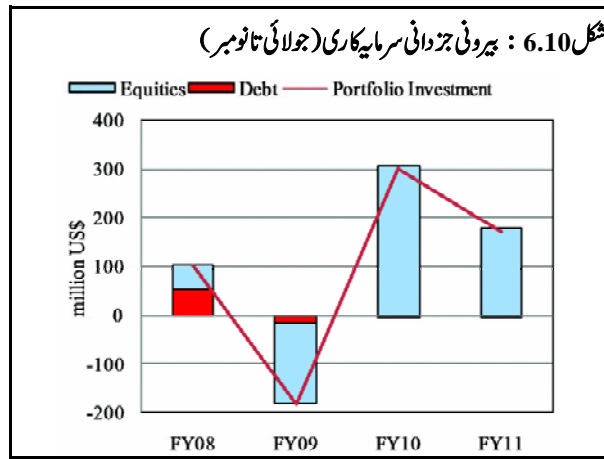
جدول 6.4: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری شعبہ دار (جولائی تا نومبر)						
مئی 11ء			مئی 10ء			شعبے
مجموعہ	نو سرمایہ کاری آمدنی	رقم	مجموعہ	نو سرمایہ کاری آمدنی	رقم	
31.2	8.2	23	56.9	21	35.9	کیمیکلز
-6.9	-14.1	7.1	20.6	15.8	4.7	پیٹرولیم کی صفائی
169.9	6.5	163.4	207.3	52.4	154.9	تیل و گیس کی تلاش
9	3.7	5.3	3.9	3.9	0.1	سینٹ
51.4	25.3	26.1	64.2	13.8	50.5	بجلی
23.7	-2.8	26.5	42.6	-2.3	44.9	تعمیرات
14.4	-3.3	17.6	33.3	6	27.3	تجارت
82.3	-16.8	99.1	59.3	-38.7	97.9	ٹیلی مواصلات
22.5	14.2	8.3	18	-0.7	18.7	مالی کاروبار
13.4	2.1	11.3	20.4	1.7	18.6	ذاتی خدمات
162	12.6	149.4	203.8	18.7	185.1	دیگر
572.9	35.7	537.1	730.4	91.8	638.6	مجموعہ

⁴ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری حاصل کرنے والے دنیا کے 60 سے زائد بڑے ملکوں کا قومی ڈیٹا مرتب کیا گیا اور یہ اشاریہ اسی ڈیٹا پر مبنی ہے۔

⁵ 'نیواین سی ٹی اے ڈی' گلوبل انویسٹمنٹ ٹریڈر مانیٹر نمبر 4، 14 اکتوبر 2010ء۔

ٹیلی مواصلات اور مالی کاروبار جیسے روایتی گروپوں میں سرمایہ کاری میں معقول اضافہ حوصلہ افزا ہے۔ جہاں تک اول الذکر گروپ کا تعلق ہے زیادہ تر رقم ستمبر 2010ء میں ایک موبائل فون کمپنی کو (60 ملین ڈالر) ملیں، تاہم شواہد بتاتے ہیں کہ ٹیلی مواصلات کی بعض کمپنیوں کو نقصان بھی ہوا ہے جس کا ثبوت ان کی نو سرمایہ کاری آمدنیاں گھٹنے سے ملتا ہے۔ دوسری طرف مالی کاروبار میں نو سرمایہ کاری آمدنیاں جو گزشتہ سال اسی عرصے میں کم ہوئی تھیں م س 11ء میں بڑھ گئیں۔ اس سے مالی صنعت میں بحیثیت مجموعی نفع یابی کا اظہار ہوتا ہے جو اس شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو مزید راغب کرنے میں معاون ہوگی۔

تیل و گیس کی تلاش، کیمیکلز، بجلی اور پیٹرولیم کی صفائی کے شعبوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری نمایاں طور پر کم ہوئی۔ خصوصاً پیٹرولیم کی صفائی اور تیل و گیس کی تلاش کے شعبے میں نمایاں کمی نو سرمایہ کاری آمدنیوں کے باعث ہوئی۔ ریٹائرمنٹوں اور تیل و گیس کی تلاش کے شعبوں کی مایوس کن کارکردگی کا بنیادی سبب گردش قرضے ہیں۔

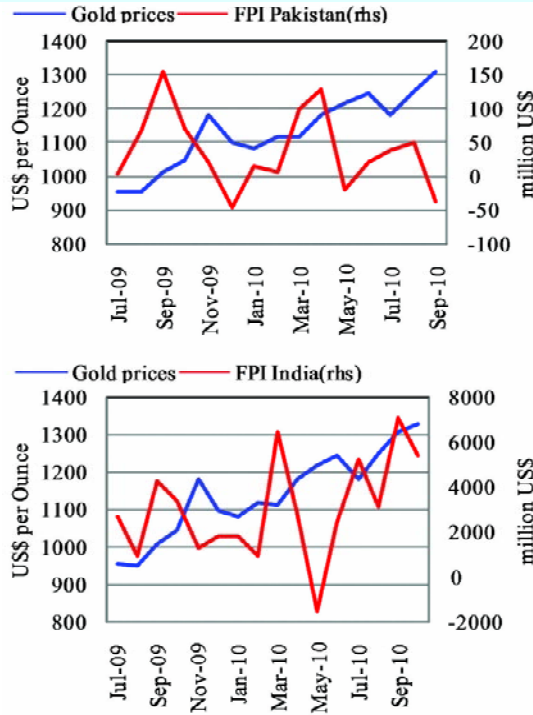


6.3.3 جزدانی سرمایہ کاری
جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری میں 42.5 فیصد کمی واقع ہوئی جس کا بڑا سبب اس عرصے میں ایکویٹی تسمکات میں رقوم کی کم آمد تھی۔ قرضہ تسمکات کے اخراج سے جزدانی سرمایہ کاری کی صورت حال مزید گرگروں ہوگئی (دیکھئے شکل 6.10)۔

ستمبر میں ٹی بلز کی 60 ملین ڈالر کی خالص ادائیگیوں کے باعث قرضہ تسمکات کا اخراج ہوا تاہم اس سے زیادہ مایوس کن بات ایکویٹی تسمکات میں رقوم کی کم آمد ہے کیونکہ پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ زیر جائزہ عرصے کے دوران نسبتاً مستحکم رہی تھی۔ اس کے علاوہ کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سی ڈی ایس) کا تفاوت بھی جنوری 2010ء کی پوزیشن سے نمایاں طور پر کم ہوا، تاہم اس میں غیر مستحکم رجحان پایا گیا اور یہ علاقے کے دیگر ملکوں سے اب بھی زائد ہے (دیکھئے شکل 6.11)۔

سمعی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے زیادہ تر سرمایہ کار اسٹاک مارکیٹوں میں

شکل 6.2.1: بیرونی جزدانی سرمایہ کاری اور سونے کے نرخ



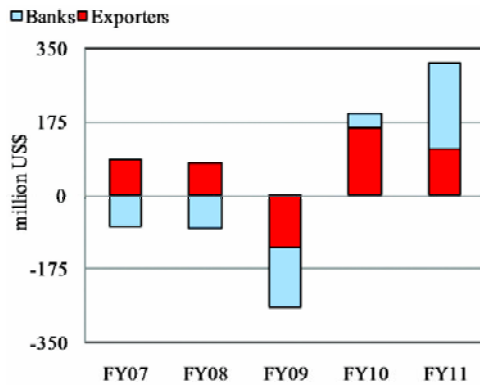
پاکس 6.2: سونے کے نرخوں اور اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری کے مابین تعلق

اسٹاک مارکیٹ میں غیر ملکیوں کی سرمایہ کاری پر کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً ملک کا اقتصادی منظر نامہ، اسٹاک مارکیٹ کا استحکام، عالمی اداروں میں ملک کی درجہ بندی۔ تاہم حالیہ مالی بحران کے نتیجے میں خطرات سے گریز اور محتاط طرز عمل اختیار کرنے کا ماحول پروان چڑھ رہا ہے چنانچہ سونے میں سرمایہ کاری بڑھ گئی ہے، جس کی وجہ غالباً یہ حقیقت ہے کہ سونے کو گرانی سے تحفظ اور خطرے سے پاک اثاثہ تصور کیا جاتا ہے۔ سرمایہ کار دنیا بھر میں پائی جانے والی غیر مختتم کشش کی بنا پر سونا خریدنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ حالیہ عالمی کساد کاری کے بعد یہ رویہ مزید واضح ہو گیا ہے اور سرمایہ کار سونے پر سرمایہ لگا رہے ہیں چنانچہ ایکویٹی مارکیٹوں میں سرمایہ کاری گھٹ رہی ہے۔

سونے کے نرخوں اور پاکستان اور بھارت کی اسٹاک مارکیٹوں میں سرمایہ کاری کے مابین تعلق سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں میں معکوس تعلق پایا جاتا ہے (دیکھئے شکل 6.2.1)۔ سونے کے نرخ بڑھ رہے ہوں تو اسٹاک مارکیٹوں میں سرمایہ کاری گرجا رہی ہے، نرخ کم ہو رہے ہوں تو سرمایہ کاری بڑھ جاتی ہے۔ یہ معکوس تعلق سونے کی منڈی میں تیزی کے رجحان کی بنا پر گذشتہ تین چار ماہ میں زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آیا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کار عالمی بحران کم ہونے کے باوجود ان دونوں کی اسٹاک مارکیٹوں میں سرمایہ لگانے پر متذبذب ہیں۔

امکان ہے کہ سونے کی منڈی میں جب تک تیزی کا رجحان رہے گا ان دونوں ملکوں کی ایکویٹی منڈیوں میں سرمایہ کاری میں معقول اضافہ نہیں ہوگا۔

شکل 6.12: واجب الادا برآمدی بل (جولائی تا نومبر)



سرمایہ لگانے کے بجائے سونے میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ اس کی وجہ غالباً سرمائے کا محفوظ رہنا ہے جو سونے سے وابستہ ہے (دیکھئے پاکس 6.2)۔

6.3.4 واجب الادا برآمدی بل

واجب الادا برآمدی بلوں کا مجموعی حجم جولائی تا نومبر 2011ء کے دوران 316 ملین ڈالر بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 194 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔ گذشتہ سال زیادہ تر اضافہ برآمد کنندگان کے پاس موجود واجب الادا برآمدی

بلوں کی وجہ سے ہوا تھا، اس کے برعکس رواں مالی سال یہ معاملہ بینکوں کے پاس موجود برآمدی بلوں کی وجہ سے پیش آیا (دیکھئے شکل 6.12)۔

واجب الادا برآمدی بلوں میں، نسبتاً مستحکم شرح مبادلہ کے باوجود، اضافے کی وجہ زیر نظر عرصے میں برآمدات کی عمدہ کارکردگی ہے۔

6.3.5 کرنسی اور امانتیں (اثاثہ جات)

جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران کرنسی اور امانتوں میں 225 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 115 ملین ڈالر بڑھے تھے۔ حالیہ اضافے کی بڑی وجہ کمرشل بینکوں کے ایف ای 25 نوٹس میں اضافہ ہے۔

6.3.6 طویل مدتی سرکاری قرضے (خالص)

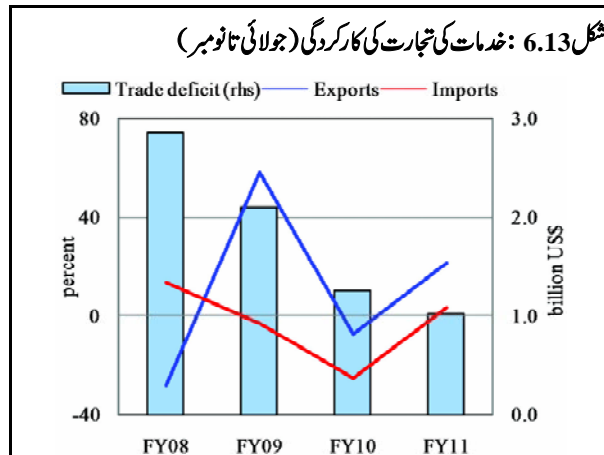
طویل مدتی سرکاری خالص قرضوں میں جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران 44 ملین ڈالر کی آئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 957 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔ آئی ایم ایف کے 453 ملین ڈالر ہنگامی قرضے کے باوجود حالیہ کمی کا سبب زیر جائزہ عرصے میں قسط وار واپسی کا بلند رہنا ہے۔

6.3.7 نجی قرضے

جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران نجی قرضوں میں 60 ملین ڈالر خالص اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں 10 ملین ڈالر کی ہوئی تھی۔ واضح رہے کہ قوم کی آمدن مایاں طور پر بلند نہ تھی بلکہ نجی قرضوں کی باز ادائیگی میں کمی کے باعث زیر نظر عرصے میں بحیثیت مجموعی بہتری دیکھی گئی۔ اس دوران جن بڑی کمپنیوں کے قرضوں میں اضافہ ہوا ان میں کوکا کولا ہیورٹیز پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ (60 ملین ڈالر)، لاریب انرجی لمیٹڈ اسلام آباد (23 ملین ڈالر)، کے ای ایس سی (20 ملین ڈالر) اور وائے ٹرانسپ پاکستان لمیٹڈ (20 ملین ڈالر) شامل ہیں۔

6.4 خدمات کی تجارت

جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران پاکستان کی خدمات کی تجارت کا خسارہ 18.6 فیصد کم ہو گیا جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 40 فیصد کمی ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کا سبب خدمات کی برآمد میں 20.8 فیصد سال بسال اضافہ ہے (دیکھئے شکل 6.13)۔ اس کے برعکس، خدمات کی درآمدوں مالی سال 3.3 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال 25.5 فیصد گر گئی تھی۔



خدمات کی درآمد نہ ہی نوعیت کی سفری و نقل و حمل کی سرگرمیوں کے باعث بڑھی۔ خدمات کی برآمد میں مواصلاتی سرگرمیوں کے سوا تمام بڑی مدات نے زیر نظر عرصے کے دوران اضافہ دکھایا۔

6.4.1 خدمات کی برآمدات

پاکستان کی خدمات کی برآمدات جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران 20.8 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گذشتہ

برس اس عرصے میں 7.7 فیصد کم ہوئی تھیں۔ حالیہ نموکا بڑا حصہ نقل و حمل، سفر، سرکاری خدمات، اور دیگر کاروباری خدمات جیسے ذیلی گروپوں کی مد میں اضافی وصولیوں پر مشتمل ہے (دیکھئے جدول 6.5)۔ جولائی تا نومبر 11ء کے دوران خدمات کی بحیثیت مجموعی برآمد جن وجوہات سے بڑھی ان میں قومی فضائی کمپنی رشینگ کمپنیوں کی بار برداری آمدنی میں اضافہ، بیرونی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی جانب سے ملک میں اضافی ادائیگیاں، اور بین الاقوامی اداروں کی طرف سے اضافی رقوم کی وصولی شامل ہے۔

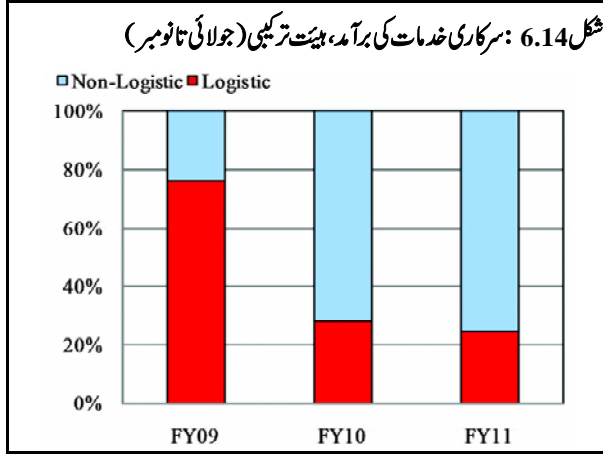
جدول 6.5: خدمات کی اہم برآمد (جولائی تا نومبر)						
قدر ملین ڈالر میں، نمواور تناسب فیصد میں						
مطلق قدر		نمو		تقاسب		
م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 11ء	
544.6	558.3	-5	2.5	34.5	29.3	نقل و حمل
110.8	130.5	-29.1	17.8	7	6.8	سفر
214.3	259.6	-0.2	21.2	13.6	13.6	دیگر کاروبار
107.7	102.6	201	-4.7	6.8	5.4	مواصلات
430	724.6	-24.8	68.5	27.2	38	سرکاری
1580	1908.4	-7.7	20.8	100	100	مجموعہ

نقل و حمل کی خدمات کی برآمد جولائی تا نومبر 11ء کے دوران 2.5 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ برس 5 فیصد کم ہوئی تھی۔ حالیہ اضافہ بین الاقوامی منڈیوں میں اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی کے سبب بار برداری آمدنی بڑھنے سے ہوا۔ اس سے غیر ملکی فضائی اور شینگ کمپنیوں سے بھی رقوم کی ادائیگی بڑھی۔

سفری خدمات کی برآمد 17.8 فیصد بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں سیاحت کی صنعت میں بحالی کے آثار دکھائی دیے ہیں اور غیر ملکی سیاحوں کے ذریعے وصولیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ دوسری طرف مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے وصولیاں اسٹیٹ بینک کی جانب سے پابندیوں کے نفاذ کے بعد سے بدستور گر رہی ہیں۔

دیگر کاروباری خدمات کی برآمد جولائی تا نومبر 11ء کے دوران 21.2 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 0.2 فیصد کم ہوئی تھی۔ حالیہ نموکا وجہ آری ٹیکس، انجینئرنگ اور ٹیکنیکی خدمات، اور دیگر کاروباری خدمات کی مد میں ہونے والا اضافہ ہے۔

سرکاری خدمات کی برآمد زیر نظر عرصے میں لاجسٹک اور نان لاجسٹک دونوں شعبوں کی عمدہ کارکردگی کی بنا پر 68.5 فیصد بڑھ گئی۔ بالخصوص نان لاجسٹک تعاون کی نمو 77.7 فیصد رہی۔ نتیجتاً سرکاری خدمات کی مجموعی برآمد میں نان لاجسٹک تعاون کا تناسب جولائی تا نومبر 11ء کے دوران 75.4 فیصد تک جا پہنچا (دیکھئے شکل 6.14)۔ اس نان لاجسٹک تعاون میں بین الاقوامی تنظیموں کو موصولہ رقوم میں 425.5 فیصد کی عمدہ نمو دیکھی گئی جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے میں 224.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کی مکمل وجہ پاکستان کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بین الاقوامی تنظیموں کی امدادی سرگرمیاں ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں موجود غیر ملکی مشینوں کو موصولہ رقوم بھی بڑھ گئیں جس سے سفارتخانوں اور



تو فیصل خانوں کی سیکورٹی بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ صرف نومبر 2010ء میں 113.1 ملین ڈالر ملنے سے لاجسٹک تعاون 45.4 فیصد بڑھ گیا۔

6.4.2 خدمات کی درآمد

جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران خدمات کی درآمد 8.3 فیصد بڑھ گئیں جس کی وجہ سفری خدمات اور نقل و حمل کی خدمات کی درآمد میں اضافہ تھا جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں یہ 25.5 فیصد کم ہو گئی تھیں (دیکھئے جدول 6.6)۔

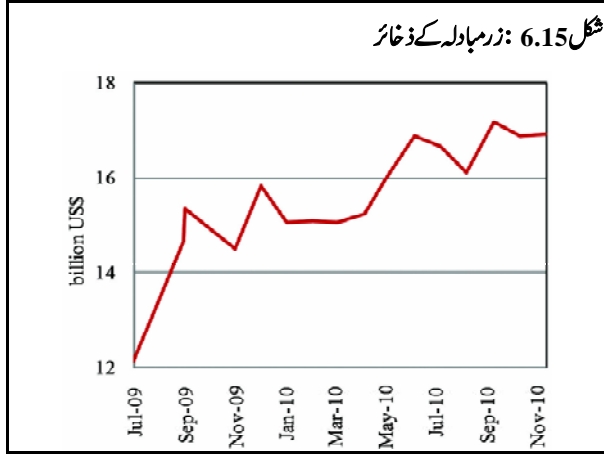
جدول 6.6: خدمات کی اہم درآمد (جولائی تا نومبر)						
قدر ملین ڈالر میں، نمو اور تناسب فیصد میں						
تناسب		نمو		مطلق قدر		
م س 11ء	م س 10ء	م س 11ء	م س 10ء	م س 11ء	م س 10ء	
53	50.6	8.3	-21.6	1554.6	1436	نقل و حمل
14	13.6	6.7	-45	411.5	385.6	سفر
14.5	17.3	-13.1	-42.9	425.7	490.1	دیگر کاروبار
8.4	8.6	0.4	71	246	244.9	سرکاری
100	100	3.3	-25.5	2932.8	2838.2	مجموعہ

خدمات کی مجموعی درآمد میں نقل و حمل کی خدمات کا حصہ سب سے زیادہ ہوتا ہے جس میں رواں مالی سال 8.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس 21.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس کا تعلق مصنوعات کی درآمد بڑھنے سے ہے۔

اسی طرح سفری خدمات کی ادائیگیاں بھی (مذہبی سفر کی مد میں) حج کی وجہ سے زائد ادائیگیوں کی بنا پر بڑھیں جن میں جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران 17.8 فیصد اضافہ ہوا۔ دوسری طرف مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے رقم کا اخراج اسٹیٹ بینک کے امتناعی اقدامات کے باعث بدستور گھٹتا رہا۔

6.5 زرمبادلہ کے ذخائر

پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر اکتوبر 2010ء کے اختتام پر 17.2 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح چھونے کے بعد نومبر 2010ء میں دوبارہ م س 10ء کی پوزیشن پر آ گئے (دیکھئے شکل 6.15)۔ ذخائر کی پوزیشن میں یہ بہتری ”قدرتی آفات میں ہنگامی امداد“ (ای این ڈی اے) کے تحت آئی ایم ایف سے ستمبر 2010ء میں 451 ملین ڈالر ملنے کی وجہ سے آئی تھی۔



جدول 6.7: اسٹیٹ بینک کے ذخائر
ملین ڈالر

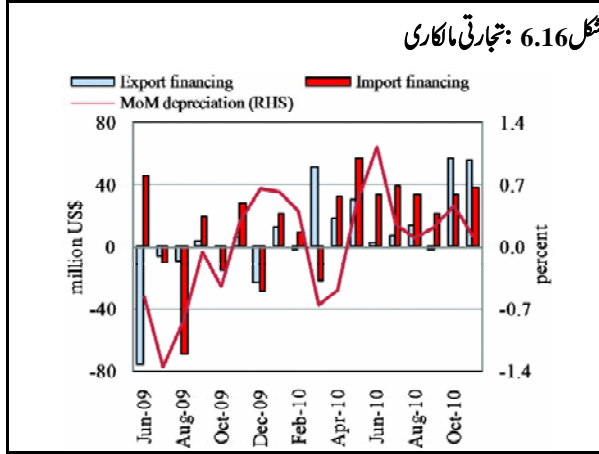
جولائی تا اکتوبر	مئی 10ء	مئی 11ء
آمد رقم	8217	4630
خرید	1,320	315
قرضے اور گرانٹس	3,022	596
ایشیائی بینک	216.8	60.8
آئی ایم ایف	2481	453.4
دیگر	2,862	2,685
پیٹنگی عرصتیں	2,505	1,969
امانتوں پر سود ڈس کاؤنٹ	12.5	53.3
متفرق وصولیاں	182.4	558.2
جانے والی رقم	6644	4369
بین الینک فروخت	20	90
بین الینک فروخت (تیل)	1292.1	0
قرض کی واپسی	405.7	365.1
دیگر	3,335	2,878
پیٹنگی عرصتیں	2336.3	1,944
دفاع (بری/فضائی/بحری وغیرہ)	445.3	147.9
متفرق ادائیگیاں	138	197.2
ذخائر میں خالص تبدیلی	1573	260.5
ماخذ: ڈی ڈی ایم ڈی		
* اسٹیٹ بینک کے ذخائر کا تفصیلی ڈیٹا اکتوبر 2010 تک کا ہے۔		

جولائی تا نومبر 2011ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 113 ملین ڈالر اضافہ جبکہ جدولی بینکوں کے ذخائر میں 91 ملین ڈالر کمی ہوئی، چنانچہ بحیثیت مجموعی ذخائر میں 22 ملین ڈالر اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں پیشتر اضافہ ای این ڈی اے کے تحت آئی ایم ایف سے ملنے والی رقم سے ہوا۔ علاوہ ازیں تیل کی ادائیگیاں بین الینک منڈی کو منتقل کیے جانے کا بھی اسٹیٹ بینک کے ذخائر کو فائدہ پہنچا۔ تیل کی ادائیگیوں میں اسٹیٹ بینک کا کردار زیر جائزہ عرصے میں مکمل طور پر ختم کر دیا گیا (دیکھئے جدول 6.7)۔ جدولی بینکوں کے ذخائر میں کمی سے درآمدی اور برآمدی دونوں اقسام کی مالکاری بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 6.16)۔ چنانچہ زیر جائزہ عرصے میں درآمد کنندگان کو ایف ای قرض گاری کا حجم بڑھ کر 166 ملین ڈالر ہو گیا۔ برآمدی مالکاری اسکیم کی شرح بڑھنے کے علاوہ یہ وزن اوسط بیرونی کرنسی شرح قرض گاری اور کابور کے مابین شرح سود کا تفرق بڑھنے سے درآمد کنندگان کو ایف ای قرض گاری میں اضافہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی منڈی میں خوراک اور پیٹرولیم کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی بنا پر زیر جائزہ عرصے میں درآمدی ادائیگیوں پر دباؤ بڑھ گیا۔

6.5.1 زرمبادلہ کی موزونیت

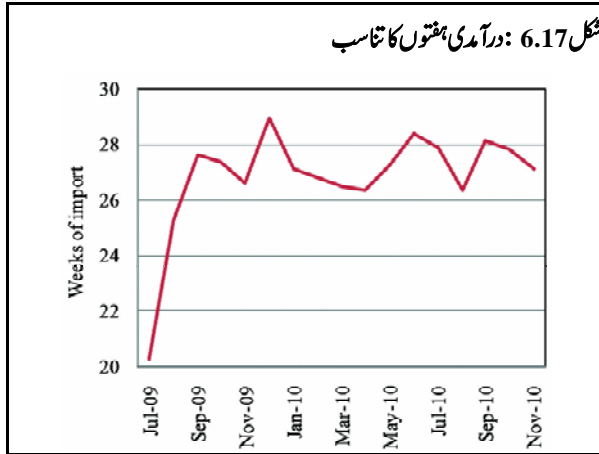
جون 2010ء کے اختتام پر زرمبادلہ کے ذخائر 28.4 ہفتے کی درآمدات کا احاطہ کرنے کے قابل تھے جو نومبر 2010ء کے اختتام پر 27.3 ہفتے رہ گئے (دیکھئے شکل 6.17)۔ اس عرصے کے دوران ذخائر اگرچہ خاصے بڑھ گئے تاہم درآمدی بل میں اضافہ

شکل 6.16: تجارتی ماکاری



اس سے بھی زیادہ تھا چنانچہ درآمدات کے احاطے کا تناسب گر گیا۔ ماہوار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال کے ابتدائی دو ماہ میں ذخائر کم ہوئے اور درآمدات بڑھ گئیں جس سے درآمدی تناسب کم ہو کر 26.3 ہفتے رہ گیا، تاہم ستمبر اور اکتوبر 2010ء میں ذخائر کی صورتحال بہتر اور درآمدی بل پچھلے مہینوں کے مقابلے میں تقریباً جامد ہونے سے درآمدی تناسب بھی دوبارہ بڑھ کر اکتوبر 2010ء کے اختتام پر 28.2 ہفتے تک چلا گیا۔

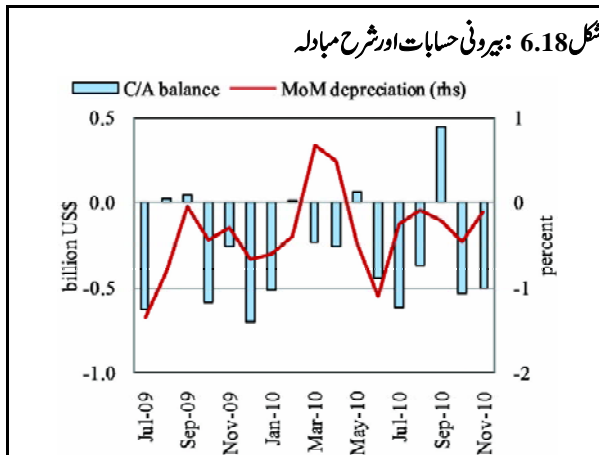
شکل 6.17: درآمدی ہفتوں کا تناسب



6.6 شرح مبادلہ

مجموعی بیرونی حسابات میں بہتری کی بنا پر ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران صرف 0.35 فیصد کم ہوئی، جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں 2.6 فیصد کمی واقع ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.18)۔

شکل 6.18: بیرونی حسابات اور شرح مبادلہ



روپے کی قدر گرنے سے بین البینک بازار مبادلہ میں دباؤ کا پتہ چلتا ہے کیونکہ بحیثیت مجموعی ذخائر میں بہتری کا سبب بننے والی زیادہ تر قوم (مثلاً آئی ایم ایف سے ای این ڈی اے ادا نیکیاں) اسٹیٹ بینک کو براہ راست موصول ہوئی تھیں۔ اگرچہ ترسیلات بڑھنے سے جدولی بینکوں کے ذخائر کو فائدہ ہوا تاہم تیل کی ادائیگیوں کے بین البینک منڈی پر اضافی دباؤ نے ترسیلات بڑھنے کے اثرات کو زائل کر دیا۔ بالخصوص ستمبر 2010ء کے دوسرے پندرہواڑے میں روپے کی قدر میں کمی زیادہ نمایاں تھی جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ خام تیل کی درآمدی ادائیگی کے لیے

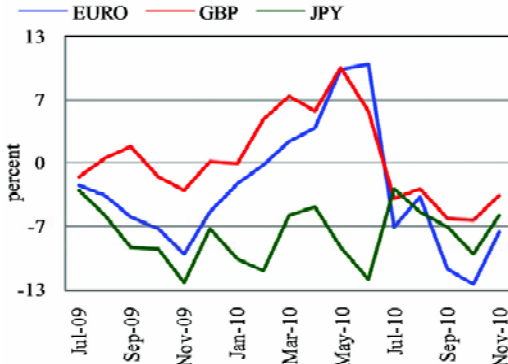
شکل 6.19: یومیہ غیر رسمی اضافت



تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیوں کو زرمبادلہ کی شدید ضرورت تھی۔

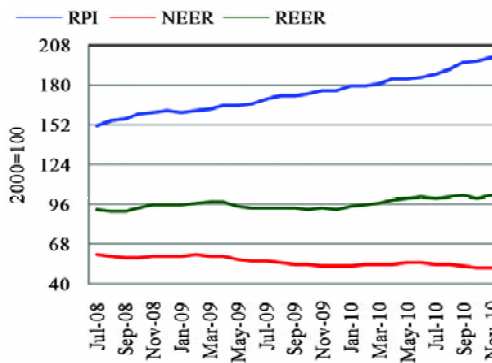
جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران غیر رسمی اضافت معمولی رہی جس سے زرمبادلہ کمپنیوں پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے عائد پابندیوں کے بعد ان کمپنیوں کی بدستور کم طلب کا پتہ چلتا ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔ نامیہ معنوں میں پاکستانی روپیہ کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں 4.4 فیصد کم ہوا۔ روپے کی قدر میں ڈالر کی نسبت دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں زیادہ کمی آئی جس کی وجہ یہ ہے کہ زیر جائزہ عرصے میں ڈالر بڑی کرنسیوں سے زیادہ کمزور ہوا۔ ڈالر کی قدر گرنے سے روپے کی قدر ان کرنسیوں کے مقابلے میں کم ہوئی (دیکھئے شکل 6.20)۔

شکل 6.20: بڑی کرنسیوں کے مقابل روپے میں ردوبدل



نامیہ مؤثر شرح مبادلہ جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران 4.4 فیصد کم ہوئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 7 فیصد کم ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.21)۔ تجارتی شریک ملکوں کی نسبت پاکستان میں بلند گرانی کے باعث نسبتی اشاریہ قیمت بڑھی جس سے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ گذشتہ سال کی نسبت 0.88 فیصد بڑھ گئی۔

شکل 6.21: نامیہ مؤثر شرح مبادلہ، حقیقی مؤثر شرح مبادلہ اور نسبتی اشاریہ قیمت



6.7 تجارتی کھاتہ⁶

جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران تجارتی خسارہ 938.2 ملین ڈالر بڑھ گیا جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں 3220.3 ملین ڈالر کم ہوا تھا (دیکھئے

⁶ یہ تجزیہ وفاقی ادارہ شماریات کے فراہم کردہ عارضی ڈیٹا پر مبنی ہے جس پر نظر ثانی ہو سکتی ہے۔ نیشنل اکاؤنٹوں کا توازن میں دیے گئے مبادلہ کے اعداد و شمار سے اس ڈیٹا کی مطابقت ضروری نہیں۔

جدول 6.8: تجارتی کھاتے میں مطلق تبدیلی (جولائی تا نومبر) ملین ڈالر		
م 11ء	م 10ء	
938.2	-3220.3	تجارتی خسارہ
2288.2	-3905	درآمدات
جس میں		
474.5	-1696.8	پیٹرولیم مصنوعات
853.6	-703.5	خوراک
1350	-684.7	برآمدات
جس میں		
948.3	-170.8	ٹیکسٹائل
401.7	-513.9	نان ٹیکسٹائل

جدول 6.8)۔ گزشتہ برس درآمدات میں تیز رفتار کمی سے تجارتی کھاتے میں بہتری آئی تھی تاہم رواں مالی سال درآمدی بل میں 2288.2 ملین ڈالر اضافے نے برآمدات سے ہونے والی 1350 ملین ڈالر آمدنی کے اثرات زائل کر دیے جس کی بنا پر تجارتی کھاتہ خرابی سے دوچار ہوا۔

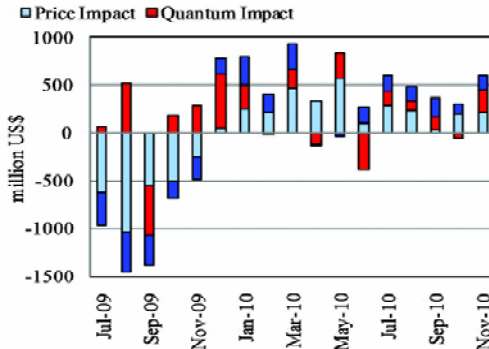
درآمدی بل کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ درآمدات میں زیادہ اضافہ خوراک، پیٹرولیم، اور ٹیکسٹائل مصنوعات کے حجم کی بنا پر ہوا۔ درآمدی طلب کے علاوہ اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کی وجہ سے بھی درآمدی بل مزید بڑھا (دیکھئے شکل 6.22)۔

برآمدات سے آمدنی میں سال بسال تبدیلی پر تفصیلی نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ بنیادی کردار ٹیکسٹائل گروپ کی بلند قدر والی مصنوعات نے ادا کیا۔ امریکی منڈی میں نسبتاً بلند طلب کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ 7 تاہم خام کپاس کی برآمد ملک میں قلت کے باعث بلحاظ حجم کم ہوئی۔

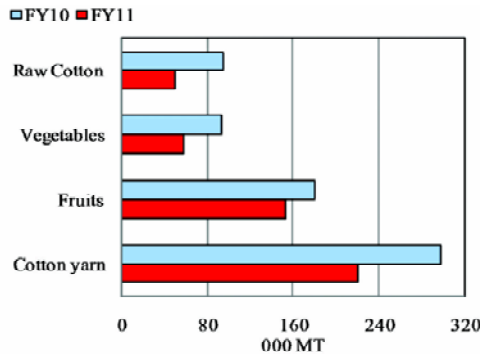
جہاں تک نان ٹیکسٹائل برآمدات کا تعلق ہے ایک طرف خوراک کی برآمدی رقوم بلند قیمتوں کے باعث بڑھیں کیونکہ برآمدی حجم گزشتہ سال سے کم ہوا (دیکھئے شکل 6.23)۔ دوسری طرف دیگر مصنوعات کی برآمدی رقوم بیرونی طلب گرنے سے کم ہوئیں۔

مستقبل میں درآمدی اخراجات بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ ایک تو بلند درآمدی نرخوں کا اثر ہوگا، دوسرے ملک میں شکر اور خام کپاس جیسی اہم اجناس کی

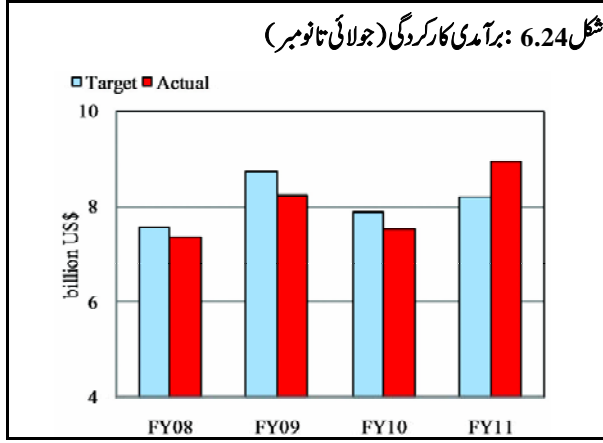
شکل 6.22: درآمدی بل میں ردوبدل کی وجوہات



شکل 6.23: برآمدی حجم (جولائی تا نومبر)



7 دنیا بھر سے ٹیکسٹائل کی امریکی درآمدات جولائی تا اگست م 11ء کے دوران 17.9 فیصد بڑھ گئی۔



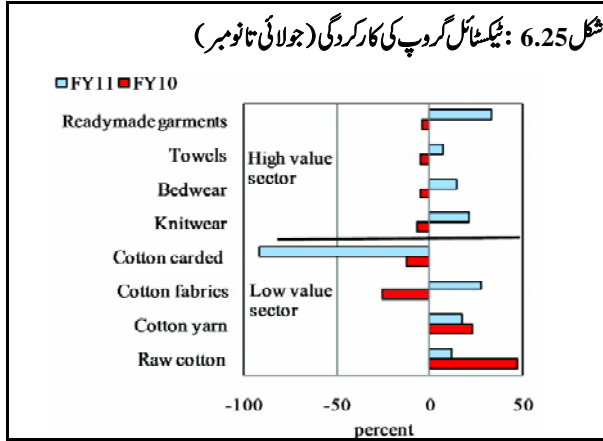
قلت درآمدی کو طلب بڑھادے گی۔ دوسری جانب، برآمدی نمو تیزی سے بڑھنے کی توقع نہیں کیونکہ بنیادی اجناس⁸ پر سیلاب کے اثرات برآمدی کارکردگی میں رکاوٹ بنیں گے۔ چنانچہ اگلے مہینوں میں تجارتی خسارے میں اضافہ متوقع ہے۔

6.7.1 برآمدات

جولائی تا نومبر مہر م 11ء کے دوران برآمدات میں 17.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں 8.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ برآمدی کارکردگی اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ حالیہ برسوں میں برآمدی ہدف پہلی بار پورا کیا گیا ہے (دیکھئے شکل 6.24)۔

ٹیکسٹائل برآمدات

ٹیکسٹائل گروپ کے معاملے میں مثبت پیش رفت یہ تھی کہ تیار ملبوسات، بُنے ہوئے ملبوسات، تولیے اور بستر کی چادر جیسی بلند قدر اضافی کی مصنوعات نے عمدہ کارکردگی دکھائی (دیکھئے شکل 6.25)۔



شواہد کے مطابق بلند قدر اضافی کے شعبے کو گذشتہ دو

برسوں میں دو اہم مسائل کا سامنا رہا ہے۔ اول، بیرونی طلب گھٹنے سے برآمدی آرڈر کم ہو گئے۔ دوم، سیالیت کی قلت، خام مال کی قلت، اور توانائی کے دیرینہ بحران جیسے رسدی مسائل پیداواری عمل کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں۔

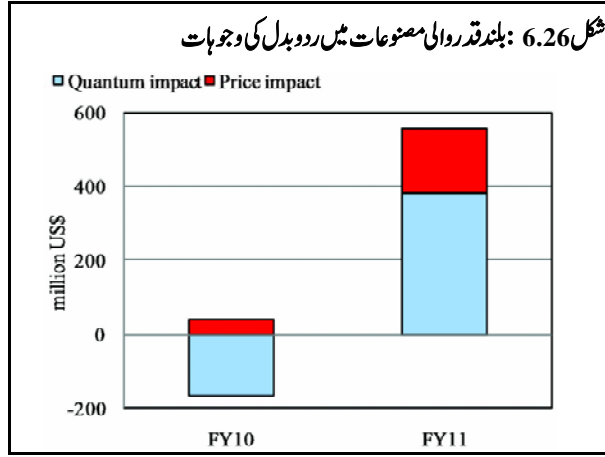
تاہم امریکہ کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی زائد برآمد کے نتیجے میں پاکستان کی برآمدات میں م 11ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران سال بسال اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں برآمدات خاصی کم ہو گئی تھیں۔ علاقائی حریف ممالک سخت مقابلہ کر رہے ہیں تاہم پاکستان کی کارکردگی، خصوصاً ملبوسات کے معاملے میں، بڑی حد تک حریف ملکوں کی برآمدی نمو کے برابر ہے (دیکھئے جدول 6.9)۔ ملک میں کپاس کی کمی اور توانائی کے دیرینہ بحران کے باوجود پاکستان کی مسابقتی پوزیشن بہتر ہوئی ہے کیونکہ بنگلہ دیش میں لیبر لاگت بڑھنے، اور چین اور بھارت کی کرنسیوں کی قدر بڑھنے سے⁹ امریکی منڈی میں ان ملکوں کی برآمدات کی مسابقتی طاقت کم ہو گئی ہے۔

⁸ تخمینہ ہے کہ کپاس کی پیداوار میں 2.5 ملین میٹرک ٹن کی آجائے گی، چاول کی پیداوار کا تخمینہ 3.5 ملین میٹرک ٹن جبکہ پیداواری سطح 6.7 ملین میٹرک ٹن ہے۔ اسی طرح جانوروں کے جانی نقصانات کا گوشت کی برآمد پر اثر پڑے گا۔

⁹ بنگلہ دیش میں کارکنوں کی اجرتیں 60 فیصد بڑھ گئیں جبکہ چین اور بھارت کی کرنسیوں کی قدر ڈالر کے مقابلے میں بالترتیب 2 اور 5.1 فیصد بڑھ گئی۔

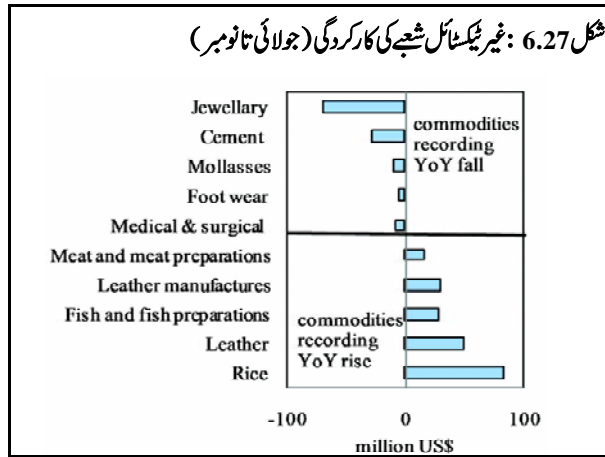
جدول 6.9: امریکہ میں ملبوسات کی طلب (جولائی تا ستمبر) نمو فیصد میں			
ملبوسات کی درآمد			
میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	
18.4	-7.5	12.9	ہنگویش
23.5	-3.8	0.8	چین
6.6	-3.1	-8.1	بھارت
15.3	-11.3	-4.9	پاکستان
17.9	-14.5	-2.4	دنیا

جہاں تک رسد کی پہلو کا تعلق ہے، حکومت کی جانب سے سوتی دھاگے جیسے خام مال کی درآمد پر پابندی عائد کرنے سے اس کی دستیابی بہتر ہو گئی۔ ان حالات کی بنا پر بلند قدر کی حامل مصنوعات کا درآمدی حجم خاصا بڑھ گیا۔ زیر جائزہ عرصے میں کپاس کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھنے سے بھی درآمدی نرخوں کا مثبت اثر ہوا (دیکھئے شکل 6.26)۔



نان ٹیکسٹائل برآمدات

نان ٹیکسٹائل برآمدات کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران غذائی گروپ کی برآمدات میں سال بسال 7.3 فیصد اضافہ ہوا جس میں بڑا حصہ چاول، گوشت، مچھلی، اور سبز یوں کا ہے۔ دوسری طرف دیگر مصنوعات کی درآمد میں 0.3 فیصد کا واجبی اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.27)۔



چاول کی درآمد 11.9 فیصد بڑھی جس میں اہم حصہ 13.4 فیصد نمو کے ساتھ غیر باسستی چاول کا تھا اور یہ باقی ماندہ ذخیرہ تھا۔ تاہم مستقبل میں چاول کی درآمد سست پڑ سکتی ہے کیونکہ گزشتہ سال کی 6.7 ملین میٹرک ٹن کے مقابلے میں م س 11ء کے دوران 3.5 ملین میٹرک ٹن پیداوار متوقع ہے۔ بہر حال فلپائن میں کم پیداوار کی بنا پر چاول کی عالمی قیمتیں بڑھنے کا امکان ہے¹¹ چنانچہ بلند قیمتیں کم درآمدی حجم کا اثر کسی حد تک کم کر دیں گی۔

جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران گوشت اور مچھلی

¹¹ فلپائن کے محکمہ زراعت کے مطابق ”میکی“ طوفان سے 222,000 میٹرک ٹن چاول ضائع ہوا جو 2010ء کی آخری سہ ماہی میں چاول کی تخمینہ قومی پیداوار 7 ملین میٹرک ٹن کا تقریباً 3.2 فیصد بنتا ہے۔

جدول 6.3.1: یورپی یونین میں کپڑے کی درآمد، پہلی ششماہی 2010ء (اکائی قدر) ڈالر فی کلو گرام					
بافتہ کپڑے	ہنگریش	چین	بھارت	دنیا	پاکستان
مردانہ اور کوٹ	11.2	15.8	18.5	17.2	9.8
مردانہ سوٹ	11.6	9.6	14.3	12.6	10.1
ٹی شرٹ	10.1	15.1	19	16.1	10.6
نئے ہوئے کپڑے					
مردانہ اور کوٹ	19.4	18.5	23.2	21	18.4
مردانہ سوٹ	12.4	15.3	19.6	18.4	12.9
زنانہ سوٹ	13.7	18.2	33.2	22.5	14

جدول 6.3.2: یورپی یونین میں کپڑے کی درآمد، پہلی ششماہی 2010ء (تجیم کا تناسب) تناسب فیصد میں					
بافتہ کپڑے	ہنگریش	چین	بھارت	دنیا	پاکستان
مردانہ اور کوٹ	5	62	3	24	6
مردانہ سوٹ	11	53	5	25	5
ٹی شرٹ	35	22	8	34	1
نئے ہوئے کپڑے					
مردانہ اور کوٹ	2	77	1	19	1
مردانہ سوٹ	16	45	6	27	7
زنانہ سوٹ	8	54	7	28	3

جدول 6.3.3: یورپی یونین کی رعایتی فہرست کا تجزیہ قدر ملین ڈالر میں، تناسب اور ٹیرف فیصد میں			
2009ء میں برآمدات کی قدر	تناسب	موجودہ اوسط ٹیرف	
دھاگہ	87.4	8.3	3.2
کپڑا	414.4	39.6	6.4
بنا ہوا کپڑا	545.2	52.1	9.6
مجموعہ	1047	100	6.4

زمرے اس تجارتی رعایت کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ ان پر موجودہ اوسط ٹیرف نسبتاً بلند ہے (دیکھئے جدول 6.3.3)۔ اس صورت میں اکائی قیمتیں کم ہو جائیں گی اور قیمت کے معاملے میں پاکستان کی مسابقت بڑھ جائے گی۔

کی برآمد بالترتیب 48.2 اور 34.3 فیصد بڑھ گئی۔ گوشت کی برآمدات بلند اکائی قیمت کی وجہ سے بڑھی۔ اس کے علاوہ سعودی عرب نے چونکہ ایتھوپیا سے گوشت کی درآمد بند کر دی ہے اس لیے سعودی عرب میں پاکستانی برآمدات کے لیے گنجائش پیدا ہو گئی ہے۔ مچھلی کی برآمد میں نومصر میں طلب بڑھنے کی بنا پر ہوئی۔

12 175 اشیا میں سے 68 ٹیکسٹائل شعبہ کی، 6 چمڑے کی صنعت کی، اور بقیہ ایک خشک مشروم اور زغل ہے۔

باس 6.3: پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات پر یورپی یونین کی تجارتی رعایتوں کے اثرات

یورپی یونین نے پاکستان کو 175 اشیا پر تجارتی رعایت کی پیشکش کی تھی جس میں زیادہ تر ٹیکسٹائل شعبے سے متعلق اشیا تھیں۔ 12 یونین کے رکن ملکوں کی حکومتوں اور یورپی پارلیمنٹوں سے منظوری کے بعد ٹیرف میں تین سال کے لیے رعایت دی جائے گی جو یکم جنوری 2011ء سے نافذ ہوگی۔ پاکستان یورپی یونین کو جو اشیا برآمد کرتا ہے یہ 175 اشیا ان کا تقریباً 27 فیصد بنتی ہیں۔ 2009ء میں ٹیکسٹائل سے متعلق ان 175 اشیا کی برآمد سے پاکستان کو تقریباً ایک ارب ڈالر آمدنی ہوئی تھی، جبکہ گذشتہ تین برس کا اوسط برآمدی منافع 1.2 ارب ڈالر ہے۔ یورپی درآمدات میں ان اشیا کا پاکستانی برآمدات میں حصہ اندازاً 3 فیصد ہے۔

اس نتیجے کا فوری فائدہ یہ ہے کہ یونین میں پاکستانی مصنوعات کی قیمتیں کم ہو جائیں گی، تاہم یونین کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی درآمد کے تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے زیادہ تر زمروں کی پاکستان کی اکائی قیمتیں حریف ملکوں کے مقابلے میں پہلے ہی خاصی کم ہیں (دیکھئے جدول 6.3.1)، پھر بھی یورپی یونین کی منڈی میں پاکستان کا حصہ ہمسر ملکوں سے کم ہے (دیکھئے جدول 6.3.2)۔ شواہد کے مطابق جدید ٹیکنالوجی کا فقدان اور ڈیزائننگ کے طریقوں کے علاوہ اس میں حائل بڑا سبب یہ بھی ہے کہ پاکستانی برآمد کنندگان بڑے آرڈرز کی قیمتیں نہیں کر سکتے۔

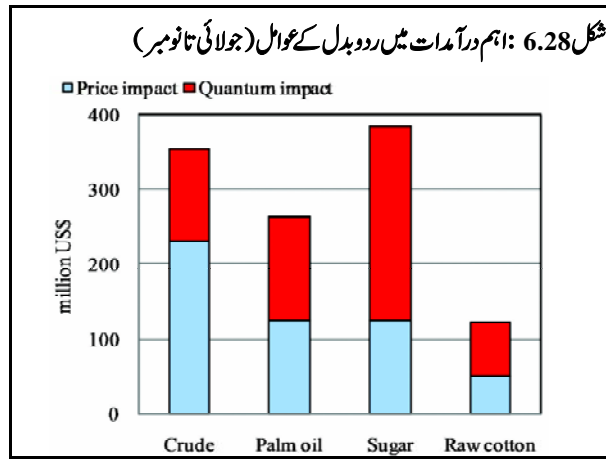
اس کے علاوہ اس تجارتی رعایت کا فائدہ اٹھانے کی غرض سے کم قدر کی مصنوعات یورپی یونین کو برآمد کی گئیں تو خام مال کی ملک میں دستیابی ایک مسئلہ بنے گی اور ان کی درآمد سے پیداواری لاگت بڑھ سکتی ہے۔ خام مال کی قلت تو لیے اور ریسر کی چادروں کی تیاری اور برآمد کو خصوصاً متاثر کرے گی جن پر کوئی رعایت نہیں دی گئی ہے۔

تاہم واضح رہے کہ دھاگے کے مختلف زمروں پر ٹیرف پہلے ہی کم ہے، چنانچہ ان زمروں پر صفر ٹیرف سے اکائی قیمتیں بے حد کم ہرگز نہیں ہوں گی۔ دوسری جانب کپڑے اور نئے ہوئے کپڑے کے چند

چمڑا اور چمڑے کی مصنوعات کی برآمد س 11ء کے ابتدائی مہینوں میں منڈی کے تنوع اور چمڑے کی جیکٹوں کی بیرونی طلب میں اضافے کی وجہ سے کافی حد تک بڑھ گئی۔ جنوبی افریقہ اور ترکی سمیت کئی نئی منڈیاں تلاش کی گئیں۔ ان نئی منڈیوں کے علاوہ یورپی ملکوں سے بھی اضافی طلب نے برآمد کنندگان کو فائدہ پہنچایا۔

جولائی تا نومبر س 11ء کے دوران سیمنٹ کی برآمد 13.3 فیصد گر گئی جس کی وجہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں طلب کا سکڑنا ہے۔ اس کے علاوہ بھارت نے نئے کارخانوں کی مدد سے سیمنٹ کی پیداواری استعداد بڑھالی ہے جس سے بھارت کو پاکستانی سیمنٹ کی برآمد گھٹ گئی ہے۔

6.7.2 درآمدات



جولائی تا نومبر س 11ء کے دوران درآمدات 17.5 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 23 فیصد کم ہوئی تھیں۔ درآمدی بل بڑھنے کا سبب خام تیل، پام آئل، شکر اور خام کپاس کے درآمدی حجم میں اضافہ تھا، نیز اجناس کی عالمی قیمتوں میں بھی نسبتاً اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.28)۔

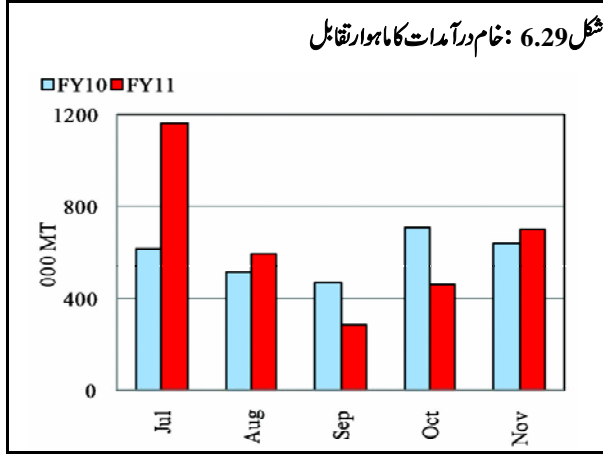
غذائی گروپ کی درآمدات جولائی تا نومبر س 11ء کے دوران سال بسال 65.8 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ برس اس دوران 35.2 فیصد تخفیف ہوئی تھی۔ س 10ء میں ملک میں قلت کی بنا پر شکر کی درآمد بڑھنے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ رواں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں بھی برقرار ہے۔ مستقبل میں بھی ملکی قلت کی بنا پر شکر کی درآمد مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

اسی طرح پام آئل کی درآمدات بڑھنے کی اہم وجہ اس کی درآمدی ڈیوٹی میں کمی اور بلند ملکی طلب ہے جس نے درآمدی حجم میں اضافہ کیا۔¹³

پیشرو لیم گروپ کی درآمدات جولائی تا نومبر س 11ء کے دوران 12.6 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ سال 31 فیصد کم ہو گئی تھیں۔ تیل کی عالمی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے س 11ء میں خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات دونوں کی قیمتوں کا اثر درآمدی بل پر پڑا۔ جہاں تک خام تیل کا تعلق ہے، ماہوار تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ جولائی میں بھاری درآمدات کے بعد درآمدی حجم خاصا کم ہو گیا (دیکھئے شکل 6.29)۔¹⁴ ایک بڑی ریفائنری میں کام معطل ہو جانے کے باعث خام تیل کی درآمد ستمبر اور اکتوبر کے دوران تیزی سے گر گئی۔

¹³ خام پام آئل پر درآمدی ڈیوٹی فی میٹرک ٹن 8 ہزار روپے سے کم کر کے 7 ہزار روپے کر دی گئی۔

¹⁴ جون میں تیل کی درآمدات کو جولائی میں ظاہر کرنے کی غلطی سے بھی یہ اضافہ ہوا، کیونکہ جون میں خام تیل کی درآمد صفر ریکارڈ کی گئی تھی۔ خام تیل کی ماہانہ اوسط درآمد تقریباً 600 میٹرک ٹن ہے، تاہم جولائی میں یہ درآمد 1200 میٹرک ٹن بتائی گئی۔



مشینری گروپ کی درآمدات جولائی تا نومبر م س 11ء کے دوران 3.3 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ برس اس مدت میں 27.5 فیصد کی ہوئی تھی۔ زمرہ وار تجزیہ بتاتا ہے کہ ٹیکسٹائل، ٹیلی مواصلات، اور برقی مشینری کی درآمد بڑھ گئی جبکہ بجلی ساز، تعمیراتی اور دیگر مشینری کی درآمد گرتی رہی (دیکھئے جدول 6.10)۔

ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد ستمبر 2009ء سے درآمدی ڈیوٹی کے خاتمے کے بعد

سے بڑھنے لگی۔¹⁵ بعد میں ٹیکسٹائل مشینریوں کی طویل مدتی ماکاری سہولت میں شمولیت سے ان کی درآمد مزید بڑھ گئی۔¹⁶ اس مشینری کی طلب کم قدر اضافی کے ساتھ ساتھ قدر اضافی کے شعبوں میں بھی بڑھ رہی ہے جبکہ بیرونی طلب میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ شواہد کے مطابق بعض فرمیں اپنی استعداد بڑھا رہی ہیں۔ حکومت کے اس اعلان سے کہ بی ایم آر کے تحت فرموں کو 10 فیصد ٹیکس کریڈٹ دیا جائے گا، مستقبل میں ٹیکسٹائل یونٹوں کے مزید اپ گریڈ ہونے کی توقع ہے۔

جدول 6.10: مشینری کی درآمد (جولائی تا نومبر)			
ملین ڈالر			
مطلق تبدیلی	م س 11ء	م س 10ء	
110	193.3	83.2	ٹیکسٹائل
135	377.6	242.6	ٹیلی مواصلات
62	343.6	281.6	برقی مشینری اور آلات
-17.8	39.4	57.2	زرعی
-163.9	459.6	623.5	بجلی ساز
-28.7	51.1	79.8	تعمیراتی و کان کنی
-19.6	647.7	667.3	دیگر مشینری
70	2207.6	2137.6	مجموعہ

جہاں تک ٹیلی مواصلات مشینری کی درآمد بڑھنے کا تعلق ہے تو اس میں 135 ملین ڈالر اضافہ ہوا جس میں 89.7 ملین ڈالر سے سیلولر فون درآمد کیے گئے اور بقیہ اضافی رقم ساز و سامان کی درآمد پر خرچ ہوئی۔ کسٹم ڈیوٹی جب سے 500 روپے سے 250 روپے، اور سم کو فعال کرنے کے اخراجات 50 فیصد گھٹائے گئے ہیں، سیلولر فون کی طلب بڑھ رہی ہے۔

¹⁵ ایس آر او 2009(1) 809 بتاریخ 19 ستمبر 09ء کے تحت ٹیکسٹائل مشینری پر درآمدی ڈیوٹی 5 فیصد سے کم کر کے صفر کر دی گئی۔

¹⁶ شعبہ ایس ایم ای مالیت کا سرکلر لیٹر نمبر 03 براے 2010ء، جس کے مطابق پرانی مشینری کی درآمد کی، طویل مدتی ماکاری اسکیم کے تحت نو ماکاری کی جاسکے گی۔

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں 7.1 فیصد نمو ہوئی جس میں اہم حصہ موٹر کاروں کی الگ الگ پرزوں کی شکل میں بڑھتی ہوئی درآمد کارہا۔ ملکی آٹو صنعت میں پائی جانے والی اضافی طلب اس نوع کی درآمد بڑھنے کی وجہ ہے۔ بلند طلب کا پتہ ملکی پیداوار اور فروخت کے اعداد و شمار سے بھی چلتا ہے جو جولائی تا ستمبر کے دوران بالترتیب 18.7 اور 12.2 فیصد بڑھ گئے۔

خام کپاس کی درآمد س 11ء کے ابتدائی مہینوں میں بڑھ گئی جس میں حجم کے ساتھ ساتھ قیمت کا اثر بھی شامل ہے۔ اول، سیلاب کے باعث ملکی پیداوار میں متوقع کمی نے کپاس کا درآمدی حجم بڑھایا۔ دوم، کپاس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی بنا پر کائی قیمت بڑھ گئی۔

لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی درآمدی طلب بڑھنے کی اہم وجہ تعمیراتی سرگرمیوں کی بحالی، ملکی پیداواری استعداد کا کم استعمال، اور ایک نئی اسٹیل مل کے قیام میں تاخیر ہیں۔ نیز ری رولنگ انڈسٹری کی بڑھتی ہوئی طلب شپ بریکنگ میں استعمال ہونے والے جہازوں کی درآمد سے بھی ظاہر ہے جس میں جولائی تا نومبر س 11ء کے دوران سال بسال 101 فیصد اضافہ ہوا۔